ابوسفیان تائب
(حاصل پور)

جوخوں میں نہا لیتے ہیں.....

(بیاد: شہدائے ختم نبوت)

جو صبحِ ازل ہی سے وفاؤں کے امیں ہیں واللہ امر ہیں وہ کبھی مرتے نہیں ہیں
محور ہے خدا ان کا ' رضا کے ہیں وہ مظہر سر چشمۂ انوار کا عنوانِ حسیں ہیں
پر جلتے ہیں جبریل کے بھی سدرئ سے آگے سدرئ سے جو گزرے ہیں وہ مہمانِ بریں ہیں
ایمانِ مجسم ہیں وفا کے جو ہیں پیکر ہو آتشِ نمرود بھی تو جلتے نہیں ہیں
آنسو ہیں رواں شمع کی آنکھوں سے مسلسل خود سوزی سے پروانے مگر ٹلتے نہیں ہیں
گو راہِ وفا میں ہیں مصائب کی چٹانیں عزم ان کا ہمالہ ہے تو افلاک یقیں ہے
شاہیں ہیں وہ' پربت سے تو پرواز ہے اونچی آفاق نشیں ہیں کہ وہ فردوس نشیں ہیں
اک پاؤں کی ٹھوکر سے ہیں کوہسار لرزتے صحرا ہوں سمندر ہوں سبھی زیرِ نگیں ہیں
شق کر کے پہاڑوں کو ہٹا دیتے ہیں راہ سے ہو آگ کا دریا بھی تو گھبراتے نہیں ہیں
روشن ہیں محبت کے چراغ ان کے لہو سے مہکی ہے فضا جن سے وہی خلد نشیں ہیں
کٹواتے ہیں سر جھوم کے وہ راہِ وفا میں اقبال بلند ان کا وہ جنت کے مکیں ہیں
پھیلی ہے فضاؤں میں مہک ان کے لہو کی جو خوں میں نہا لیتے ہیں وہ کتنے حسیں ہیں
لاریب جو ہو جاتے ہیں دیوانے وفا کے کر جاتے ہیں وہ کام جو ممکن ہی نہیں ہیں
دنیا دھرے الزام ہزار ان پہ مگر وہ کردار کا معیار ہیں اور خندہ جبیں ہیں

تائبؔ جو ہیں معراجِ وفا پانے کے خوگر
جاں دیتے ہیں اس راہ میں اُف کرتے نہیں ہیں